میں بھی ہوں

اقلیتی فورم پاکستان

انتخابات 2024 میں اقلیتوں کے اہم مطالبات اور دلائل

پاکستان میں بسنے والی مذہبی اقلیتوں کے دیرینہ مطالبات پر توجہ دلانے کے لیے ہم خیال دوستوں اور سول سوسائٹی کے اشتراک سے اقلیتی فورم پاکستان کے پلیٹ فارم سے درج ذیل مطالبات عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کو پیش کئے جارہے ہیں تاکہ ترجیحی بنیادوں پر ان کے حل کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔

1۔ قائداعظم کا دستور ساز اسمبلی میں خطاب (11 اگست 1947) جو مذہبی آزادی اور رواداری سے متعلق ان کے نصب العین کا عکاس ہے۔ **اسے نصاب اور آئین پاکستان میں شامل کیا جائے** تاکہ عوام الناس ان اصولوں سے واقف ہوں اور ان پر عملدرآمد ممکن ہو۔ قائداعظم نے فرمایا ریاست پاکستان میں آپ آزاد ہیں۔ آپ اپنے مندروں، مسجدوں یا کسی بھی عبادت گاہ جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو ریاست کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

2۔ **دستور پاکستان کے آرٹیکل 22-الف پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے تاکہ اکثریتی مذہب کی تعلیم اقلیتی طلبا پر لازم نہ ہو۔** یہ آرٹیکل تقاضا کرتا ہے کہ بچوں کو ان کے اپنے مذہب سے ہٹ کر کوئی مذہبی تعلیم نہ دی جائے۔ پاکستان میں درسی کتب میں اس بنیادی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے اکثریتی مذہب کی تعلیمات وعبادات اقلیتی طلبا کو پڑھنی اور امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔

3۔ پاکستان میں عورتوں، بچوں اور انسانی حقوق پر کمیشن تشکیل پا چکے ہیں۔ لیکن بارہا کوششوں کے باوجود اقلیتی حقوق کا کمیشن بنانے کیلئے قانون سازی نہیں ہو سکی۔ دستور پاکستان اور حکومتی وعدوں پر عمل کرتے ہوئے **وفاقی وصوبائی سطح پر بذریعہ قانون سازی بااختیار اقلیتی کمیشن بنائے جائیں** تاکہ اقلیتوں کے مسائل کے حل پر بھرپور توجہ دی جاسکے۔

4۔ اقلیتی بچیوں کے کم سنی میں نکاح اور جبری تبدیلی مذہب کے واقعات تسلسل سے ہو رہے ہیں لہذا **تبدیلی مذہب اور کم عمری میں نکاح کی روک تھام کے لیے قانون سازی کی جائے۔** چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ 2013 کے ذریعے حکومت سندھ نے نکاح کے لیے کم سے کم عمر کی حد 18 سال مقرر کی، باقی ملک میں لڑکیوں کے لیے اب بھی یہ حد 16 سال ہے۔ 2023 میں جنوری سے نومبر تک ایسے 109 واقعات رپورٹ ہوئے جبکہ ان میں سے تاحال صرف 12 لڑکیاں بازیاب ہو سکیں۔

5۔ **سپریم کورٹ (چیف جسٹس تصدق حسین جیلانی) کے 19 جون 2014 کے فیصلے پر عملدرآمد کے لیے بااختیار سرکاری کمیٹی بنائی جائے جو اپنی رپورٹ ہر تین ماہ بعد قومی وصوبائی اسمبلیوں میں پیش کرے۔** یاد رہے کہ اس فیصلے پر عملدرآمد کیلئے ڈاکٹر شعیب سڈل کی سربراہی میں ایک نگران کمیٹی بنائی گئی لیکن اس کے پاس عدم تعاون کو روکنے کے لیے اختیارات نہیں ہیں۔

سپریم کورٹ نے عدالتی فیصلے (SMC No.1/2014) میں اقلیتوں کے حقوق کے نفاذ / تحفظ کی بابت وفاقی وصوبائی حکومتوں کو مندرجہ ذیل آٹھ احکامات دیئے۔

جن پر عمل درآمد باقی ہے:۔

1۔ عبادت گاہوں کی حفاظت کیلئے ایک خصوصی پولیس فورس تشکیل دیں۔

2۔ مذہبی رواداری کی حکمت عملی تیار کرنے کیلئے ٹاسک فورس بنائیں۔

3۔ فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے علیحدہ بنچ قائم کریں۔

4۔ تعلیمی اداروں میں مذہبی اور سماجی رواداری کو فروغ دینے کیلئے نصاب تیار کریں۔

5۔ اقلیتوں کیلئے مختص 5 فیصد ملازمت کوٹہ پر عملدرآمد کریں۔

6۔ سوشل میڈیا میں نفرت انگیزی کی حوصلہ شکنی اور مجرموں کی قرار واقعی سزا کو یقینی بنائیں۔

7۔ اقلیتوں کے حقوق کیلئے قومی کونسل یا کمیشن کا قیام عمل میں لائیں۔

8۔ اقلیتوں کے حقوق کی پامالیوں کیخلاف فوری فوجداری کارروائی یقینی بنائیں۔

رابطہ کار۔ ادارہ برائے سماجی انصاف

Centre for Social Justice

0305-7774899

http://csjpak.org/

csjpak@gmail.com

رابطہ کار – ادارہ برائے سماجی انصاف

Centre for Social Justice
@csjpak
Centre for Social Justice
csjpak@gmail.com
http://csjpak.org/